



## سوال

(243) دن کو کھانے پینے کے بعد نفلی روزہ کی نیت کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نفلی روزہ دن میں کسی بھی وقت رکھا جاسکتا ہے تو کیا اس کے لیے یہ شرط ہے کہ اس نے صبح (سحری) سے کوئی چیز نہ کھائی ہو نہ پانی کا گھونٹ نہ کوئی اور چھوٹی موٹی چیز کھائی ہو۔ یہاں ایک آدمی نے کہا کہ دن میں نفلی روزہ رکھنے والے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس نے سحری سے لے کر اس وقت تک (جس سے روزہ رکھ رہا ہے) کچھ نہ کھایا پیا ہو۔ جب کہ میں نے اُسے کہا کہ یہ شرط نہیں ہے۔ میں نے اُسے بخاری و مسلم کی حدیث پیش کی جس میں حضرت ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے عاشورہ کی صبح انصار کی بستوں کی طرف پیغام بھیجا کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہے وہ اپنا روزہ رکھ لے۔

اب جنھوں نے روزہ سحری کے وقت رکھ لیا ہے۔ وہ تو صحیح ہوا۔ اور جنھوں نے نہیں رکھا۔ ان میں یہ احتمال ہے کہ انھوں نے کچھ چیز کھالی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ کے حکم ملنے تک کچھ نہ کھایا پیا ہو۔

سوال یہ ہے کہ آیا دن میں نفلی روزہ رکھنے کی یہ شرط ہے کہ اس نے سحری سے کوئی چیز نہ کھائی ہو۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں اور اگر اس نے کوئی چیز کھالی ہے تو اس کا روزہ نہیں۔ (تلمیذکم اعجاز احمد خطیب جامع مسجد اہل حدیث کدھر تحصیل بھلولال ضلع گجرات) (۱۲۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

روزہ کی تعریف میں یہ بات شامل ہے کہ انسان طلوع صبح صادق سے لے کر غروب شمس تک مفطرات سے رک جائے۔ اس تعریف کا اطلاق عام ہے روزہ چاہے فرضی ہو۔ یا نفلی، البتہ نفلی روزے کے لیے شریعت میں اتنی رخصت موجود ہے کہ اس کی نیت دن کے وقت بھی ہو سکتی ہے لیکن اس کے لیے بھی فرض روزے کی طرح ضروری ہے کہ صبح سے کچھ نہ کھایا پیا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے :

أَنَّكَ كَانَ يُضَجُّ حَتَّى يُظْهِرَ ثُمَّ يَقُولُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَضْحَجْتُ وَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ وَنَا أَكَلْتُ مِنْ طَعَامٍ وَلَا شَرِبْتُ مِنْ شَرَابٍ مُنْذُ الْيَوْمِ وَلَا صُومَنَ لَمَامِي بِذَا۔ (فتح الباری، ج: ۴، ص: ۱۴۱)

اور جہاں تک تعلق ہے بعض روایات کا جن میں دن کے بقیہ حصے پر روزے کا اطلاق ہوا ہے۔ سو یہ مجازی امر ہے۔ یعنی محض صورتاً اس کو روزہ قرار دیا گیا ہے، امر واقعہ اس طرح

نہیں۔

فقہ اہن قدامہ فرماتے ہیں :

وَأَمَّا سَأَلَ بِقِيَّةِ الْيَوْمِ بَعْدَ الْأَكْلِ لَيْسَ بِصِيَامٍ شَرْعِيٍّ، وَإِنَّمَا سَأَلَهُ صِيَامًا تَجَوُّزًا (المعنى، ج: ۳، ص: ۲۳)

اور اگر کوئی شخص کھانے پینے کے بعد دن کے بعض حصے کا روزہ رکھ لے تو وہ اپنی نیت کے اعتبار سے ماجور ضرور ہے لیکن تکمیلی اجر کا مسامحہ نہیں ہوگا۔ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، فتح الباری، باب إِذَا نُؤِيَ بِالْتَّحَارِصِ مَا: ج: ۳، ص: ۱۳۱۔ اور المعنى، ج: ۳، ص: ۲۳-۲۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 240

محدث فتویٰ